سُوۡرَةُ الۡمُرۡسَلٰتِ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پچاس آیات اور دو رکوع ہیں،

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۴۰ تَبٰرَكَ الَّذِیۡ ۲۹/۲۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ﴿۱﴾	ہواؤں کی قسم جو نرم نرم چلتی ہیں (۱)
فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ﴿۲﴾	پھر زور پکڑ کر جھکڑ ہو جاتی ہیں (۲)
وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ﴿۳﴾	اور بادلوں کو پھاڑ کر پھیلا دیتی ہیں (۳)
فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ﴿۴﴾	پھر ان کو پھاڑ کر جدا جدا کر دیتی ہیں (۴)
فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِکۡرًا ﴿۵﴾	پھر فرشتوں کی قسم جو وحی لاتے ہیں (۵)
عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ﴿۶﴾	تاکہ عذر رفع کر دیا جائے یا ڈر سنا دیا جائے (۶)
اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾	کہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ہو کر رہے گا (۷)
فَاِذَا النُّجُوۡمُ طُمِسَتۡ ﴿۸﴾	جب تاروں کی چمک جاتی رہے (۸)
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتۡ ﴿۹﴾	اور جب آسمان پھٹ جائے (۹)
وَاِذَا الۡجِبَالُ نُسِفَتۡ ﴿۱۰﴾	اور جب پہاڑ اُڑے اُڑے پھریں (۱۰)
وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتۡ ﴿۱۱﴾	اور جب پیغمبر فراہم کئے جائیں (۱۱)
لِاَیِّ یَوۡمٍ اُجِّلَتۡ ﴿۱۲﴾	بھلا ان امور میں تاخیر کس لئے کی گئی؟ (۱۲)
لِیَوۡمِ الۡفَصۡلِ ﴿۱۳﴾	فیصلے کے دن کے لئے (۱۳)
وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا یَوۡمُ الۡفَصۡلِ ﴿۱۴﴾	اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دن کیا ہے (۱۴)
وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ ﴿۱۵﴾	اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے (۱۵)
اَلَمۡ نُہۡلِکِ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۱۶﴾	کیا ہم نے پہلے لوگوں کو ہلاک نہیں کر ڈالا؟ (۱۶)
ثُمَّ نُتۡبِعُہُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿۱۷﴾	پھر ان پچھلوں کو بھی ان کے پیچھے بھیج دیتے ہیں (۱۷)
کَذٰلِکَ نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۱۸﴾	ہم گنہگاروں کے ساتھ ایسا ہی کرتے ہیں (۱۸)

THE EMISSARIES
Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. By the emissary winds, (sent) one after another
2. By the raging hurricanes,
3. By those which cause earth's vegetation to revive;
4. By those who winnow with a winnowing,
5. By those who bring down the Reminder,
6. To excuse or to warn,
7. Surely that which ye are promised will befall.
8. So when the stars are put out,
9. And when the sky is riven asunder,
10. And when the mountains are blown away,
11. And when the messengers are brought unto their time appointed—
12. For what day is the time appointed?
13. For the Day of Decision.
14. And what will convey unto thee what the Day of Decision is!—
15. Woe unto the repudiators on that day!
16. Destroyed We not the former folk,
17. Then caused the latter folk to follow after?
18. Thus deal We ever with the guilty.

19. Woe unto the repudiators on that day!	اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۱۹﴾	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۱۹﴾
20. Did We not create you from a base fluid	کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا ﴿۲۰﴾	اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۲۰﴾
21. Which We laid up in a safe abode	(پہلے) اس کو ایک محفوظ جگہ میں رکھا ﴿۲۱﴾	فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۲۱﴾
22. For a known term?	ایک وقت معین تک ﴿۲۲﴾	اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۲۲﴾
23. Thus We arranged. How excellent is Our arranging!	پھر اندازہ مقرر کیا۔ اور ہم کیا ہی خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں ﴿۲۳﴾	فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾
24. Woe unto the repudiators on that day!	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۲۴﴾	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۴﴾
25. Have we not made the earth a receptacle	کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا ﴿۲۵﴾	اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾
26. Both for the living and the dead,	(یعنی) زندوں اور مُردوں کو ﴿۲۶﴾	اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾
27. And placed therein high mountains and given you to drink sweet water therein?	اور اُس پر اونچے اونچے پہاڑ رکھ دیئے اور تم لوگوں کو میٹھا پانی پلایا ﴿۲۷﴾	وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾
28. Woe unto the repudiators on that day!	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۲۸﴾	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۸﴾
29. (It will be said unto them:) Depart unto that (doom) which ye used to deny:	جس چیز کو تم جھٹلایا کرتے تھے (اب) اُس کی طرف چلو ﴿۲۹﴾	اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾
30. Depart unto the shadow falling threefold,	(یعنی) اُس سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ﴿۳۰﴾	اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾
31. (Which yet is) no relief nor shelter from the flame.	نہ ٹھنڈی چھاؤں اور نہ لپٹ سے بچاؤ ﴿۳۱﴾	لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾
32. Lo! it throweth up sparks like the castles,	اس سے آگ کی اتنی اتنی بڑی چنگاریاں اُڑتی ہیں جیسے محل ﴿۳۲﴾	اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾
33. (Or) as it might be camels of bright yellow hue.	گویا زرد رنگ کے اونٹ ہیں ﴿۳۳﴾	كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾
34. Woe unto the repudiators on that day!	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۳۴﴾	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۴﴾
35. This is a day wherein they speak not,	یہ وہ دن ہے کہ (لوگ) لب تک نہ ہلا سکیں گے ﴿۳۵﴾	هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
36. Nor are they suffered to put forth excuses.	اور نہ اُن کو اجازت دی جائے گی کہ عذر کر سکیں ﴿۳۶﴾	وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾
37. Woe unto the repudiator on that day!	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۳۷﴾	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾
38. This is the Day of Decision. We have brought you and the men of old together.	یہی فیصلے کا دن ہے (جس میں) ہم نے تم کو اور پہلے لوگوں کو جمع کیا ہے ﴿۳۸﴾	هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾
39. If now ye have any wit, outwit Me.	اگر تم کو کوئی داؤں آتا ہو تو مجھ سے کر لو ﴿۳۹﴾	فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾
40. Woe unto the repudiators on that day!	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۰﴾	وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع ۲۱

اسرار و معارف

وہ ہوائیں جو انسانی زندگی کی بقا کا سبب بن کر بہت بڑا نفع پہنچاتی ہیں اور پھر وہ ہوائیں جو زور زور

سے چلتی ہیں وہ بھی بے شمار ذرّوں کو اِدھر اُدھر پہنچا کر زندگی کی بہار کا باعث بنتی ہیں اور وہ ہوائیں جو بارش کے بعد بادلوں کو منتشر کر دیتی ہیں یعنی مادی زندگی کے اسباب و علل کا نظام اور پھر وہ فرشتے جو وحی لا کر حق و باطل کی تمیز کے اسباب پیدا کرتے ہیں اور دلوں تک یادِ الٰہی کے پہنچانے کا سبب بنتے ہیں نیز مومن کے لیے توبہ اور معذرت کا اور کافر کو انجام بد کی خبر دینے کا باعث بنتے ہیں یعنی روحانی اور دینی نظام حق و باطل یہ سب اس بات پر گواہ ہیں اور اس نظام کا تقاضا ہے کہ حساب کا دن مقرر ہو تو لوگو تم سے جس روز حساب کا وعدہ کیا گیا ہے قرآن جس کی خبر دے رہا ہے یقیناً وہ واقع ہو گا جس روز ستارے جھڑ جائیں گے اور آسمان پھٹ پڑیں گے اور پہاڑ تباہ ہو جائیں گے اور اس دن انبیاء و رسل اپنی اپنی امتوں کے کردار پہ گواہی کے لیے موجود ہوں گے اسی دن کیلئے جو فیصلے کا دن ہے لوگوں کو مہلت دی گئی ہے کہ زندگی میں فوری گرفت نہیں ہو پا رہی اور اے مخاطب تجھے کیا خبر کہ فیصلے کی گھڑی کتنی مشکل ہو گی۔ منکرین کے لیے سخت تباہی کا دن ہو گا کیا پہلے کفار کو تباہ نہیں کر دیا گیا یعنی آخرت کے عذابوں کا پرتو بھی اتنا سخت تھا کہ دنیا میں بھی تباہ ہو گئے تو پچھلوں کا بھی یہی حال ہو گا انہی کے پیچھے جائیں گے۔

(یقیناً عہدِ نبوی اور عہدِ خلفاءِ راشدین کے کفار اپنے انجام کو پہنچے انشاء اللہ عہدِ حاضر کے بھی اپنے انجام کو پہنچیں گے) کہ مجرموں کے ساتھ یہی سلوک کیا جاتا ہے بلکہ انکار کرنے والوں کا انجام تباہی ہے۔ بھلا ہم نے ان کو ایک نطفے سے پیدا فرمایا پھر اسے مقررہ مدت تک شکمِ مادر میں رکھا اور پھر کس قدر خوبصورت بنا دیا کہ ہم ہی سب سے اعلیٰ بنانے والے ہیں اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو تباہی کے علاوہ کیا حاصل کرے گا۔

کیا ہم نے زمین میں بے شمار خوبیاں سمو کر اسے زندوں اور مردوں سب کی ضروریات پورا کرنے کے لیے نہیں بنا دیا اور پھر اس پر پہاڑوں کا بوجھ لاد کر ان میں پانی جاری کر دیا کبھی برف کی صورت اور کبھی چشموں کی کہ تم پیا کرو تو بھلا اتنی نعمتوں کی ناشکری کرنے والا کیسے تباہ نہ ہو گا۔ آخرت کو کہا جائیگا کہ چلو دیکھ لو میدان حشر میں جن حقیقتوں کا تم انکار کیا کرتے تھے اب اس سائے میں چلو جو جہنم کے دھوئیں کا ہو گا اور جس کی تین شاخیں ہیں۔

کفر کی تین اقسام کہ کفر کی بھی تین ہی قسمیں ہیں باقی سب انہیں میں شامل ہیں ۔ (۱) مشرکین (۲) مطلق کافر، دہریے وغیرہ اور (۳) منافق، تو دھوئیں کی بھی تین شاخیں بن جائیں گی کہ نہ تو سایہ دے گا اور نہ گرمی سے بچائے گا بلکہ اس میں شرارے پھینکے جائیں گے دوزخ کے جو محلات جیسے بڑے ہوں گے جنہوں نے کفار کو اسلام سے روکے رکھا اور پھٹ کر بکھریں گے تو اونٹ اونٹ کے برابر تقسیم ہوں گے کفار کے لیے یہ بہت بڑی تباہی ہوگی کہ اس روز انہیں نہ تو بات کرنے کی جرأت ہوگی اور نہ بہانے کرنے کی اجازت بلکہ محض تباہی پھیری جائے گی کہ یہ فیصلے کا روز ہے لہٰذا اگلے پچھلے تمام انسانوں کو فیصلے کے لیے جمع کیا گیا ہے ہاں اگر آج بھی کوئی داؤ پیچ کر سکتے ہو تو کر کے دیکھ لو مگر آج کفار کے حصے میں تباہی کے علاوہ کچھ نہ ہوگا۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۴۱ تا ۵۰ تبٰرک الذی $\frac{29}{22}$

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾	بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے ﴿۴۱﴾	41. Lo! those who kept their duty are amid shade and fountains,
وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾	اور میووں میں جو اُن کو مرغوب ہوں ﴿۴۲﴾	42. And fruits such as they desire.
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔۢا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	جو عمل تم کرتے تھے ان کے بدلے میں مزے سے کھاؤ اور پیو ﴿۴۳﴾	43. (Unto them it is said:) Eat, drink and welcome, O ye blessed in return for what ye did!
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾	ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ﴿۴۴﴾	44. Thus do We reward the good.
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۵﴾	45. Woe unto the repudiators on that day!
كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	اے جھٹلانے والو! تم کسی قدر کھا لو اور فائدے اٹھا لو تم بیشک گنہگار ہو ﴿۴۶﴾	46. Eat and take your ease (on earth) a little. Lo! ye are guilty.
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۷﴾	47. Woe unto the repudiators on that day!
وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾	اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ (خدا کے آگے) جھکو تو جھکتے نہیں ﴿۴۸﴾	48. When it is said unto them: Bow down, they bow not down!
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾	اُس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ﴿۴۹﴾	49. Woe unto the repudiators on that day!
ع ۲۲ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۢ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾	اب اس کے بعد یہ کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟ ﴿۵۰﴾	50. In what statement, after this, will they believe?

اسرار و معارف

البتہ جنہوں نے اللہ سے اطاعت کا رشتہ قائم کیا ان کے لیے یہاں بھی سایہ ہوگا اور خوبصورت

نہریں اور طرح طرح کے میوے کہ مزے سے کھاتے ہوں گے اور حکم ہوگا کہ عیش کرو کھاؤ پیو کہ تم نے دُنیا میں اللہ کی اطاعت کی اور خلوصِ دل سے اطاعت کرنے والوں کو ہم ایسے ہی انعام عطا کرتے ہیں مگر انکار کرنے والوں کے لیے صرف بربادی ہی ہوگی بلکہ اسے بدکارو! دُنیا میں چند روز مہلت سے موج کر لو کہ آخرکار تمہارے نصیب میں بربادی ہی ہے یہاں بھی وہاں بھی۔

نظامِ اسلام

جب انہیں اللہ کے سامنے جھکنے کے لیے کہا جاتا ہے یعنی اللہ کا نظام قبول کرنے کا کہا جاتا ہے تو مان کر نہیں دیتے تو پھر ان کے لیے ماسوائے تباہی کے کیا ہوگا۔

ختمِ نبوّت

اور بھلا قرآن حکیم کی بلیغ الفاظ میں بات اور نبی اکرم ﷺ کے مبارک انداز کے بعد کس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ اسے مانیں گے یعنی اب اس کے بعد اور کچھ نہ آئے گا نہ نبوت اور نہ کتاب کہ نبوت اپنے مرتبہ کمال کو پہنچ چکی۔